روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ | جمعرات ۲۱ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۲۳ وفا ۱۳۷۱ ہش، ۲۳ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان

جب انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ خدا کریم و رحیم ہے اور اس بات پر ایمان صدق دل سے لاتا ہے کہ اسکے وعدے ٹلنے کے نہیں تو وہ اس پر جان فدا کرتا ہے اور در پردہ خدا تعالیٰ سے عشق کرتا ہے۔ ایسا انسان خدا تعالیٰ کا چہرہ اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ طرح طرح سے اسکی مدد کرتا ہے اور ایسے انعامات اس پر نازل کرتا ہے اور اسکو تسلی بخشتا ہے اور محبت اور وفا کا چہرہ دکھاتا ہے لیکن بے وفا غدار ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۶-۳۵)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو وہ بالکل ناکارہ ہیں۔ میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دل نشیں ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ خود ایک واعظ دل میں نہ پیدا کرے، تب تک فائدہ نہیں ہوتا جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے۔

اور اس وقت اس کے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے۔ راتوں کو اور دنوں کو خوب سوچ کر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ انسان بہت ہی بے بنیاد شئے ہے اور اس کے وجود کی کوئی کَل بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ایک آنکھ ہی پر نظر کرو کہ کس قدر باریک عضو ہے اگر ایک ذرا پتھر آلگے تو فوراً نابینا ہو جاوے۔ پھر اگر یہ خدا کی نعمت نہیں ہے تو کیا ہے۔ کیا کسی نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا اسے ضرور بینا ہی رکھے گا اور اسی پر سب قویٰ کا قیاس کرو کہ اگر آج کسی میں فرق آجاوے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرضکہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۱)

خدا سے تعلق رکھنے والوں کے سب کام آسان ہو جاتے ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

میں نے سوچا کہ آج دو باتوں کی طرف تمام دنیا کے امراء کو بھی اور صدران کو بھی اور اسی طرح ان تمام عہدیداران کو متوجہ کروں جن دو باتوں پر نظام جماعت کا انحصار ہے اور اسی طرح باقی عہدیداران بھی اس نصیحت میں شامل ہیں۔ اگر وہ ان باتوں کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر کے ان سے منسلک ہو جائیں گے زندگی بھر ان باتوں سے چمٹے رہیں گے تو اللہ نے چاہا تو ان کے سارے مسائل آسانی سے حل ہوں گے اور جماعت احمدیہ کے نظام کو چلانے کے متعلق کسی قسم کی بے وجہ کی فکر لاحق نہیں ہوگی۔ ایک فکر تو وہ ہوتی ہے جو بدانتظامی کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ پس میں جس فکر کے دور ہونے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ وہ بدانتظامی کے دور ہونے کی فکر سے نجات کی خوشخبری دیتا ہوں۔ ذمہ داری کے فکر سے نجات کی خوشخبری نہیں وہ اگر میں دوں تو ایک بری خبر ہوگی تو ہر عہدیدار اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک فکر میں تو مبتلا ہے اور زندگی بھر مبتلا رہے گا۔ اس کا اس فکر میں مبتلا رہنا اس کی زندگی کی علامت ہے اور اس کے اس فکر کے بڑھنے کی دعا کرنی چاہیئے۔ کم ہونے کی نہیں۔ لیکن جہاں کام کے بڑھنے کے نتیجہ میں خلا رہ جاتے ہیں اور عہدیداران کی تربیت کی کمی کی وجہ سے پریشانیاں پیدا ہو جاتی ہیں وہ فکریں بہرحال دور ہونی چاہئیں اور دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس قسم کی فکروں سے ہمارے تمام عہدیداران کو آزاد کرے۔ پہلی بات اس مثال کے ساتھ آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو غالباً پہلے بھی بیان کر چکا ہوں اور آپ میں سے کئی نے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) کی کتاب میں پڑھی ہوگی۔ ایک موقع پر ان کی والدہ سے ہندوستان کے وائسرے نے یہ سوال کیا کہ مجھے بتائیے کہ کیا ایک چھوٹے سے گھر کا انتظام چلانا زیادہ مشکل ہے یا ایک ایسی عظیم سلطنت کا انتظام چلانا جس پہ سورج

باقی صـ پر

ماہر امراض بچگان محترم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب اور محترمہ ڈاکٹر زیتون قاضی صاحبہ مورخہ ۳۰ اور ۳۱ جولائی بروز جمعرات و جمعہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب سے درخواست ہے کہ وہ ۲۷ جولائی تک کسی روز صبح میڈیکل آؤٹ ڈور میں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کر کے حسب ضرورت وقت حاصل کر لیں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

اعلان دار القضاء

(صغریٰ بی بی صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ فرزند علی انور صاحب)

○ مکرم فرزند علی انور صاحب ابن محمد الدین صاحب سکنہ مکان نمبر ۲۱/۴۳ دار الرحمت شرقی ربوہ کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر ۲۱/۴۳ دار الرحمت ربوہ رقبہ ایک کنال ان کے نام الاٹ ہے۔ دراصل یہ قطعہ ان کے درج ذیل تین بھائیوں کے ساتھ بحصہ مساوی مشترکہ تھا۔

۱۔ مکرم احمد دین صاحب
۲۔ " منور احمد صاحب آصف
۳۔ " حبیب علی صاحب

اسلئے درخواست ہے کہ قطعہ کا ۳/۴ حصہ ان تین بھائیوں کے نام منتقل کیا جائے۔ اور مکرم فرزند علی انور صاحب کا چوتھا حصہ انکے چھوٹے بیٹے عدنان احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ محترمہ صغریٰ بی بی صاحبہ — بیوہ
۲۔ مکرم رؤف احمد صاحب — بیٹا
۳۔ " ارشاد احمد صاحب — "
۴۔ " لقمان احمد صاحب — "
۵۔ " عدنان احمد صاحب — "
۶۔ محترمہ رخسانہ صاحبہ — بیٹی
۷۔ " صائمہ فرزند صاحبہ — "
۸۔ " نادیہ صاحبہ — "
۹۔ " عاصمہ کنول صاحبہ — "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

ناظم دار القضاء ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳ ۔ وفا ۱۳۷۱ ہش ۲۳ ۔ جولائی ۱۹۹۲ء

بچّوں کی عادات ــــ اور دُعا

کہتے ہیں "خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج ۔ تا ثریّا می رود دیوار کج"
جو بات ہم کہنے لگے ہیں اس کا تعلق دیوار سے تو نہیں انسانوں سے ہے اور اسی لئے محاورہ سچ ثابت ہونے کے باوجود تھوڑی سی تبدیلی مانگتا ہے ۔ اور وہ یہ کہ دیوار تو جیسی کیسی بھی بن رہی ہو بنتی ہی چلی جائے گی ۔ شروع میں ٹیڑھی ہو تو ٹیڑھی ہوتی چلی جائے گی اور اگر آپ اوپر سے ٹھیک کرنے کی کوشش کریں گے تو چونکہ نچلا حصّہ ٹیڑھا ہوگا ۔ اس لئے اوپر کا حصّہ دھڑام سے زمین پر آ رہے گا ۔ انسانوں کے ساتھ معاملہ بالکل مختلف ہے ۔ اگرچہ بات وہیں سے شروع ہوتی ہے کہ اگر بنیاد کی پہلی اینٹ ٹیڑھی ہو تو ٹیڑھے پن کا اثر ظاہر ہوتا چلا جائے گا ۔ اور اس لئے پہلی اینٹ سیدھی ہونی چاہیئے ۔ انسانوں کے معاملہ میں یوں کہنا چاہیئے کہ تربیت شروع ہی سے کی جانی چاہیئے ۔ جب کوئی شخص کہتا ہے ۔ کہ ابھی تو بچہ ہے بڑا ہو کر ٹھیک ہو جائے گا ۔ وہ غلط کہتا ہے ۔ پہلی اینٹ ہی درست رکھیں ۔ بچپن ہی میں اخلاق کی بنیاد رکھیں اور اچھی بنیاد رکھیں ۔ ہم نے جو کہا ہے کہ دیوار اور انسان کا معاملہ کچھ مختلف ہے ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ انسانی فطرت ایسی ہے کہ وہ کسی وقت بھی بدل سکتی ہے ۔ اپنی بری عادت کو ترک کر کے اچھی عادت پیدا کر سکتی ہے ۔ بگڑے ہوئے بچے اچھے نوجوان بن سکتے ہیں ۔ اور بگڑے ہوئے نوجوان آگے چل کر ٹھیک ہو سکتے ہیں ۔ ان کے ثریّا تک ٹیڑھے جانے کا سوال پیدا نہیں ہوتا لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ جبکہ بچہ ذرا بڑا ہو کر ٹھیک ہو سکتا ہے اس لئے اسے شروع میں ٹھیک کرنے کی ضرورت نہیں یہ بات غلط ہے ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بڑا ہو کر ٹھیک ہونے کی بجائے وہ اور خراب ہو جائے ۔ اس لئے اسے شروع ہی سے ٹھیک کرنے اور ٹھیک رکھنے کی ضرورت ہے ۔

حضرت امام جماعت الاول ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ۔ فرماتے ہیں ۔

"ابتدا کی عادت ، لڑکپن اور جوانی کی بد عادتیں ایسی طبیعت ثانی بن جاتی ہیں کہ آخر ان کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے ۔ پس ابتدا میں دعا کی عادت ڈالو اور اس ہتھیار سے کام لو کہ کوئی بد عادت بچپن میں نہ پڑ جاوے ۔ بڑے بڈھے اپنی اولاد کے واسطے دعائیں کریں اور لڑکے اور جوان اپنے واسطے آپ کریں کہ ابتداء میں عادت نیک ان کو نصیب ہوں ۔"

دعا سے بچوں کی عادت کو درست رکھیں ۔

تم یقیناً مجھے نہیں سمجھے
ورنہ مجھ سے قدم ملا لیتے
زندگی اس طرح بسر ہوتی
آنے والوں سے تم دعا لیتے

ابوالاقبال

روکے نہ رُک سکیں گی آہیں
لمبی ہیں محبّتوں کی باہیں

خُوشبو کے خرید کر جزیرے
پھُولوں نے تراش لیں پناہیں

پیڑوں کا لباس جل گیا ہے
کلیوں کی جھُلس گئیں کلاہیں

یہ صوت و صدا ، یہ حرف و معنیٰ
ناقص ہیں تمام اصطلاحیں

یارب کوئی آبرو کا آنسو
پانی کو ترس گئیں نگاہیں

پت جھڑ کے شہید سو رہے ہیں
تا حدِ نظر ہیں خانقاہیں

تصویر کو اذن دے سخن کا
آئینے کو بخش دے نگاہیں

چہروں میں گھری ہوئی ہیں مضطر
ماضی کی تمام سیر گاہیں

چوہدری محمد علی

حقیقی عظمت کا باعث ــــ تقویٰ

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"یہ جو مختلف ذاتیں ہیں ۔ یہ کوئی وجہ شرافت نہیں ۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے ۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے ۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کی کوئی سند نہیں ۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے ۔

خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں ۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے ۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے ۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہیئے ۔ جس سے ہماری فلاح ہو اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں ۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے ۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقامِ اعلیٰ کو پہنچے گا ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

اَطِعْ رَبَّکَ الْجَبَّارَ اَھْلَ الْاَوَامِرِ
وَخَفْ قَھْرَہٗ وَاتْرُکْ طَرِیْقَ التَّجَاسُرِ

اپنے رب کی جو جبار اور احکام دینے کا حق دار ہے اطاعت کر اور اس کے قہر سے ڈر اور بے جا دلیری کا طریق چھوڑ دے۔

وَکَیْفَ عَلٰی نَارِ النَّھَابِرِ تَصْبِرُ
وَاَنْتَ تَاَذّٰی عِنْدَ حَرِّ الْھَوَاجِرِ

اور تو جہنم کی آگ پر کیسے صبر کر سکے گا حالانکہ تو تو دوپہروں کی تپش سے بھی تکلیف محسوس کرتا ہے۔

وَحُبُّ الْھَوٰی وَاللّٰہِ صِلٌّ مُّدَمِّرٌ
کَمَلْمَسِ اَفْعٰی نَاعِمٌ فِی النَّوَاظِرِ

اور ہوا و ہوس کی محبت خدا کی قسم ایک مہلک سانپ ہے جو سانپ کی کینچلی کی طرح بظاہر نرم دکھائی دیتی ہے۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ایک نہایت اہم وجہ یہ بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو حکم دینے کا حق دار ہے۔ وہ سب سے بالا ہے اور سب کو اس کی اطاعت کرنی چاہیئے یہ کہہ کر کہ وہ حکم دینے کا حق دار ہے۔ انسان کو اس طرف مائل کر دیا ہے کہ آخر حکم تو اسی کا مانا جائے گا۔ جو حکم دینے کا حق دار ہے اگر کسی اور شخص یا ذات سے کوئی حکم ملے اور اس کے متعلق پتہ چلے کہ وہ حکم دینے کی حق دار نہیں ہے تو یقیناً انسان اس کا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں ہو گا اور اگر کسی نہ کسی وجہ سے مانے گا بھی تو اس کے دل میں انقباض ہو گا۔ اور اگر انقباض نہ ہو گا تو یہ بات تو درست ہو گی ہی کہ وہ غلط کام کر رہا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ بات کہ وہ حکم دینے کا حق دار ہے۔ ایسا اہم ثبوت ہے کہ انسان اس کو سمجھتے ہوئے کبھی سرکشی کا ارادہ نہیں کر سکتا۔ وہ ہمیشہ نہایت مطیع ہو کر اس کے سامنے آئے گا۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جبار بھی ہے اور قہار بھی۔ جہاں وہ ظلم دیکھتا ہے۔ جہاں وہ یہ دیکھتا ہے کہ انسانیت کی تذلیل کی جا رہی ہے۔ وہاں اس کا قہر نازل ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق کے ساتھ جسے وہ اپنی عیال ہی کہتا ہے۔ کوئی شخص ایسا ناواجب سلوک روا رکھے۔ ایسا ناواجب سلوک کیا اس لئے جاتا ہے کہ انسان بے جا دلیری پر اتر آتا ہے۔ وہ عواقب کو بھول جاتا ہے اور دلیر ہو کر یہ سوچنے لگتا ہے کہ اس کا کوئی کیا بگاڑ لے گا۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کی پکڑ دھکڑ کے لئے کونسی ہستی سامنے آئے گی۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قہر سے ڈرنا چاہیئے اور بے جا دلیری کے طریق سے احتراز کرنا چاہیئے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کے قہر کا تعلق ہے حضور فرماتے ہیں کہ اے انسان تو تو دوپہر کی دھوپ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ جب سورج چمک رہا ہوتا ہے۔ اور گرمی اپنی شدت پر ہوتی ہے۔ تو انسان سایہ تلاش کرتا ہے۔ نہ وہ گرمی میں چل پھر سکتا ہے۔ نہ وہ گرمی میں زیادہ دیر ٹھہر سکتا ہے۔ اگر انسان کی یہ کیفیت ہے تو حضور پوچھتے ہیں کہ وہ جہنم کی آگ پر کیسے صبر کرے گا۔ جہنم کی آگ تو سورج کی گرمی سے بہت زیادہ ہے۔ ان دونوں باتوں کا مقابلہ کر کے حضور نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ انسان کو جہنم کی آگ سے بچنے کے لئے ایسے کام کرنے چاہئیں جن سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جا سکے۔ حضور فرماتے ہیں کہ عام طور پر انسان کی درج بالا کیفیت اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ اس کے دل میں ہوا و ہوس کی آگ بھڑک رہی ہے اور وہ ہر چیز کو ہر قیمت پر حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے اور اس کے پیچھے دوڑتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ جہاں تک حرص و ہوا کا تعلق ہے یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ وہ ایک ایسے سانپ کی طرح ہے جو اپنی کینچلی کی وجہ سے بظاہر نرم اور خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح ہوا و ہوس نرم اور خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ جتنی اچھی ہیں وہ چیزیں انسان حاصل کرنی چاہتا ہے اور حاصل کرنے کے لئے جب اس کے دل میں آگ سی لگ جاتی ہے تو وہ انہیں ہر طرح حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن حضور فرماتے ہیں کہ حرص و ہوا ایک ایسی چیز ہے جو اندر سے سانپ ہے اور باہر سے اس کی کیفیت نظر تو خوبصورت ہی آتی ہے لیکن حقیقتاً وہ ایک ڈس لینے والی چیز ہے، حرص و ہوا بھی انسان کو اس طرح ڈس لیتی ہے کہ وہ انسانی اقدار کو بھی بھول جاتا ہے اور وہ معاشرے کی ضروریات پر بھی نظر نہیں رکھتا۔ اسے صرف اور صرف اپنا حال نظر آتا ہے۔

ان تینوں اشعار کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ وہی ایک ایسی ذات ہے جو حکم دینے کی اہل ہے۔ اور ہمیں اس کے قہر سے ڈرنا چاہیئے۔ قہر جسے اس کا جہنم بھی کہا جا سکتا ہے۔ اگر ہم دنیا کی معمولی سی دھوپ برداشت نہیں کر سکتے تو اس کے قہر کو کس طرح برداشت کیا جا سکتا ہے اور حرص و ہوا کے پیچھے بھاگنے کی بجائے ہمیں اپنی حیثیت پر مطمئن رہنا چاہیئے اگرچہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ترقی کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ ترقی کی جائے۔ ترقی کی کوشش کی جائے اور صحیح خطوط پر کی جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہو گا۔ اے خدا تو ہمیں توفیق دے کہ ان اشعار کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال سکیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

تلقینِ عمل

یہی قربانی وہی ہوتی ہے جب اچانک کوئی مصیبت آجائے اور اسی وقت لوگوں کی امداد کے لئے اپنی جان و مال اور آرام و آسائش کو قربان کر دیا جائے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو قسم کے ابتلاء آیا کرتے ہیں۔ ایک ابتلاء تو ایسا ہوتا ہے جس میں بندے کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنے اوپر کوئی سزا لے لے۔ جیسے اگر کسی کو کہا جائے کہ وہ اپنے آپ کو کوڑا مارے تو لازماً وہ احتیاط سے کام لے گا۔ اول تو زور سے نہیں مارے گا۔ اور پھر کسی ایسی جگہ نہیں مارے گا جو نازک ہو اور جہاں زیادہ نقصان پہنچ سکتا ہو۔ مگر جب دوسرا شخص کوڑا مارے تو اس وقت وہ یہ نہیں دیکھے گا کہ زور سے پڑتا ہے یا ہلکا پڑتا ہے۔ اور کہاں لگتا ہے اور کہاں نہیں لگتا۔ اسی طرح فرماتے تھے وضو بھی ایک ابتلاء ہے۔ سخت سردی میں جب انسان وضو کرتا ہے تو لازماً اس وقت تکلیف ہوتی ہے۔ مگر اسے اختیار ہوتا ہے کہ اگر چاہے تو پانی گرم کرے اور اس طرح اس تکلیف کی شدت کو اپنے لئے کم کر لے۔

لیکن ایک اور ابتلاء ایسا ہوتا ہے جس میں بندے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ بیماری آتی ہے اور اس کے کسی بچے کو چمٹ جاتی ہے یا اسے اپنی بیوی سے بڑی محبت ہوتی ہے مگر وہ سخت بیمار ہو جاتی ہے یا بیوی کو خاوند سے بڑی محبت ہوتی ہے اور وہ کسی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ابتلاء ایسا ہے جو اس کے اختیار سے باہر ہوتا ہے اور اس کی چوٹ ایسی سخت ہوتی ہے کہ مدتوں تک اسے تڑپاتی رہتی ہے۔

پھر آپ فرمایا کرتے تھے کہ درحقیقت یہی ابتلاء انسان کے ایمان کی آزمائش کا ذریعہ ہوتے ہیں اور اسی وقت معلوم ہوتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان رکھتے اور کون سچا ایمان نہیں رکھتے۔ جس وقت اس قسم کے مصائب اور ابتلاء آتے ہیں اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ اب دن ہے یا رات۔ یا لوگوں کے آرام کرنے کا وقت ہے یا کام کرنے کا۔ مثلاً گذشتہ دنوں سیلاب آئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں دیکھا کہ ہر رات کو آیا ہے یا دن کو۔ کام کے وقت تو تم کہہ دیتے ہو کہ ایسا وقت مقرر کرو جب سورج اونچا نہ آیا ہو اور خدام آپس میں مشورہ کر کے اعلان کر دیتے

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

ہندوستان میں کانگریس نے ۱۹۴۲ء میں کوئٹ انڈیا (QUIT INDIA) (ہندوستان چھوڑ دو) کا ریزولیوشن پاس کیا تو سیاسی جلسے اور جلوسوں کی رفتار میں خاصی تیزی آگئی۔ اور مسلمانوں اور ہندوؤں کے آپس میں تصادم کے واقعات بھی نمایاں ہو کر سامنے آنے لگے۔ مسلمانوں کے متعلق تو کبھی کچھ نہیں سنا تھا کہ وہ اس قسم کے تصادم کے لئے کوئی پیش بندی کر رہے ہیں یا نہیں۔ یا کسی رنگ میں مقابلے کی تیاری کی کوئی اجتماعی صورت پیدا ہوتی ہے یا نہیں۔ لیکن ہندوؤں کے متعلق اکثر یہ سنا جاتا تھا کہ وہ آگیں لگانے کے لئے مٹی کا تیل اکٹھا کر رہے ہیں اور اپنے آپ کو چاق و چوبند رکھنے کے لئے انہوں نے مختلف جگہوں پر اکھاڑے بنائے ہیں۔ جہاں وہ ورزش بھی کرتے ہیں اور قتل و غارت کی مشق بھی۔ چنانچہ ان دنوں دلی میں جہاں میں رہائش پذیر تھا (ہر پھول سنگھ کی بستی) وہاں میری رہائش گاہ کے قریب ہی ایک اکھاڑہ موجود تھا۔ جہاں ہندو اپنی آئندہ ضروریات کے لئے غور و فکر بھی کرتے تھے۔ اور مشقیں بھی۔ ان دنوں تو چھرا رکھنا تو یوں لگتا تھا کہ عام سی بات ہے میں دوسری منزل پر رہائش پذیر تھا۔ اور نچلی منزل پر ایک دکان تھی۔ ان دنوں راشن کا حصول کچھ زیادہ آسان نہیں تھا۔ اور جو لائنیں اس دکان پر لگتی تھیں ان میں بعض لوگوں کے پاس چھرے ہوتے تھے جن کے بل بوتے پر وہ دوسرے لوگوں کو ڈرا کر ان سے پہلے سودا خریدنے کی کوشش کرتے تھے۔

تصادم کی یہ کیفیت تھی کہ تھا تو ابھی آغاز ہی لیکن ہندوؤں کی گلی میں سے گذرنا خاصا مشکل ہو چکا تھا۔ حالانکہ ان گلیوں میں سے پہلے بڑی آسانی اور بغیر کسی خطرے کے لوگ گذرا کرتے تھے۔ ہمارے ایک دو دوست ان گلیوں میں سے گذرتے ہوئے زخمی بھی ہوئے اور زخمیوں کے چرچے سے دوسرے لوگوں نے ان گلیوں میں جانا چھوڑ دیا۔ انہی دنوں بعض لوگ قتل بھی کر دیئے گئے۔ جن میں سے کچھ ہمارے بھی واقف تھے۔ قتل تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن جب کسی واقف کار کا قتل ہو تو دہشت بہت بڑھ جاتی ہے۔ بہر حال یہ حالات تھے اور آہستہ آہستہ ہندو مسلمانوں کا تصادم بڑھتا جا رہا تھا۔ میرا وقف زندگی منظور ہوا تو حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے فرمایا جتنی چھٹی مل سکتی ہے لے کر قادیان آجاؤ۔ ہم کچھ تھوڑی سی دینی تعلیم دیں گے چنانچہ ۱۹۴۴ء میں میں قادیان پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ہندوستان کے کئی بڑے شہروں سے احمدی قادیان شفٹ ہو رہے تھے۔ انہیں اپنے اپنے علاقے میں جان و مال کا خطرہ تھا۔ اور ان کے لئے سب سے زیادہ امان کی جگہ قادیان تھی۔ چنانچہ انہوں نے قادیان آنا شروع کر دیا۔ انہی دنوں میں نے دیکھا کہ والد محترم حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب نے تصادم کی خبروں سے متاثر ہو کر الفضل میں ایک مضمون شائع کروایا جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے ص۱ پر شائع کیا گیا۔ اس مضمون میں آپ نے احباب جماعت کو یہ تلقین کی تھی کہ اگرچہ واقعات کا قلمبند کرنا بھی بہت ضروری ہوتا ہے لیکن واقعات کی تصویر بندی اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ایک منہ بولتا ثبوت ہوتا ہے۔ کہ واقعہ واقعی اس طور پر رونما ہوا ہے۔ چنانچہ آپ نے کیمرے کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت سے اپیل کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ کیمرے کا استعمال کریں۔ اور جہاں بھی کسی تصادم کے واقع کا پتہ چلے اس کو تصویر کی صورت میں محفوظ کر لیں۔ ابا جی نے غالباً کیمرے کو کبھی ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔ تصویر لینا تو در کنار۔ لیکن یہ سوچ کر کہ یہ واقعات جو مختلف شکلوں میں ہو رہے ہیں انکو تصویری طور پر کسی وقت پیش کرنا پڑے گا۔ آپ نے احباب جماعت سے اپیل کی کہ وہ کیمرے کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔

اس سے پہلے میرا کیمرہ سے تعارف یوں ہوا تھا کہ میرے سب سے بڑے ماموں حضرت مولانا مولوی ابو البشارت عبد الغفور صاحب کیمرہ استعمال کرتے تھے۔ یہ ۱۹۳۰ء کی بات ہے کہ میں نے ان کے پاس نہ صرف کیمرہ دیکھا بلکہ انہوں نے اپنے گھر میں سیڑھیوں کے نیچے جو ڈارک روم بنایا ہوا تھا اس میں ان کے ساتھ بیٹھ کر تصویریں بنتی بھی دیکھیں اسی وقت میرے دل میں کیمرے کا شوق تو پیدا ہو گیا لیکن کیمرے کو استعمال کرنے کا موقعہ خاصی دیر بعد آیا۔ مغربی افریقہ میں میں ۱۹۴۵ء میں گیا تھا۔ لیکن وہاں پر کیمرے کا استعمال ۱۹۵۰ء میں شروع ہوا۔ اور وہ اس طرح کہ ۱۹۵۰ء میں جب میں اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ نائیجیریا جا رہا تھا۔ کراچی میں قیام کے دوران مکرم عبد الرزاق صاحب مہتہ جنہوں نے میری والدہ کے جنازہ کی تصویر بھی لی تھی۔ نے ایک ہلکا سا کیمرہ خریدنے کی مجھے تحریک کی وہ کیمرہ غالباً اس وقت پانچ روپے میں آیا تھا۔ لیکن اس سے کچھ تصویریں خاصی اچھی کھینچنے کا موقعہ ملا۔ یہ کیمرہ سے تعارف کا آغاز تھا۔ اس کے بعد میں نے متعدد کیمرے مغربی افریقہ میں بھی استعمال کئے اور ربوہ میں بھی۔ مغربی افریقہ میں جلسوں کی اور دوروں کی تصاویر نہایت مفید ثابت ہوئیں۔ جن لوگوں سے ملاقات کا موقعہ ملتا تھا۔ ان کی تصاویر لے کر ان کی یادیں اپنے پاس محفوظ کرنا نہایت دلچسپ ثابت ہوا اور مفید بھی۔ ربوہ میں زیادہ تر پھولوں کے ہاروں سے لدے ہوئے مربیوں کی تصاویر جو بیرون ملک جاتے تھے لی گئیں۔ تحریک جدید کے دفاتر میں بھی اور ریلوے سٹیشن پر بھی۔ اور یہ تصاویر خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ تحریک جدید کی تقریباً ۲۵-۲۶ سالہ ادارت میں میرے کام آئیں۔ ان میں سے اکثر تصاویر ماہنامہ تحریک جدید میں شائع ہو چکی ہیں جب میں ان تصاویر کو دیکھتا ہوں خاص طور پر مربیوں کے پورٹریٹ جن میں وہ پھولوں کے ہاروں سے لدے ہوئے ہیں تو مجھے اب بھی ان پھولوں کی خوشبو آتی ہے۔ اور میرا دل خوش ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق دی کہ میں اس مربی کے آغاز سفر کو تصویر بند کر سکوں۔

اس وقت جو تصویر پیش نظر ہے یہ نائیجیریا میں لی گئی تھی۔ اس میں صرف دو افراد ہیں۔ احمدیہ جماعت نائیجیریا کے صدر مسٹر ایس۔ او۔ بجری اور سوئٹزر لینڈ کے ایک دوست مسٹر عبد الرشید فاگل۔ میں نے ایک اخبار میں بعض کتب کا اشتہار دیا تو نائیجیریا کے انتہائی شمالی علاقے کانو سے مجھے ان کتب کی مانگ کے سلسلے میں ایک خط ملا۔ کتابیں بھیج دی گئیں تو ان صاحب کا ایک اور خط ملا کہ اگر میں آپ سے کچھ سوال پوچھوں تو کیا آپ مجھے ان کے جواب دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اگلے ہی خط میں کچھ سوال پوچھے جن کے میں نے جواب دیئے تو کہنے لگے میرا جی چاہتا ہے کہ میں لیگوس میں آکر آپ کے پاس ٹھہروں۔ چنانچہ وہ آگئے۔ ہوائی اڈے سے انہیں لے کر میں ایک ہوٹل میں گیا۔ جب کاؤنٹر پر ان کا نام رجسٹر کروانے لگا تو مجھے ایک طرف لے جا کر کہنے لگے میں تو ہوٹل میں رہنے کے لئے نہیں آیا میں تو آپ کے پاس آپ کے گھر میں رہنا چاہتا ہوں۔ میں نے ان سے کہا کہ بات تو بہت اچھی ہے لیکن ہمارے ہاں بیت الخلاء وغیرہ کا کوئی اچھا انتظام نہیں ہے۔ وہ مسکرائے اور کہنے لگے ہم اس بات کے عادی ہیں۔ ہم تو ٹن میں ٹٹی کر کے باہر پھینک آتے ہیں۔ کیا کریں حالات کے مطابق زندگی بسر کرنا ہوتی ہے۔ چنانچہ میرے پاس احمدیہ مشن ہاؤس ۴۵ آڈو ماگبو ایوینیو میں آگئے۔ اور چند دن انہوں نے وہاں قیام کیا۔ انہوں نے بیت الاحمدیہ میں احباب جماعت سے ملاقاتیں کیں۔ دی ٹروتھ ترتیب دیا جاتا دیکھا اور چھپنے کے بعد اس کی تقسیم میں بھی حصہ لیا۔ اسی طرح ہمارے سکول بھی دیکھے اور میرے ساتھ نائیجیرین براڈ کاسٹنگ سٹیشن پر بھی جاتے رہے مجھے یاد ہے کہ انہوں نے ریڈیو پر میری پہلی تقریر سن کر کچھ تعریفی کلمات کہے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ وہ واقعۃً کتنے متاثر ہوئے تھے۔ لیکن انہوں نے بہر حال اسی تاثر کا اظہار کیا کہ یہ تقریر اور انداز تقریر انہیں بہت پسند آئے۔ کچھ عرصے کے بعد عبد الرشید فاگل نے اپنے آپ کو وقف کرنے کے ارادے کا اظہار کیا۔ یہاں میں یہ بات بھی گذارش کر دوں کہ جب لیگوس پہنچنے پر میں انہیں ہوٹل میں لے گیا اور ان کا نام رجسٹر کروانے لگا اور چونکہ وہ VOGEL لکھتے تھے۔ میں نے واگل کہا تو انہوں نے آہستگی سے میرے کان میں کہا ہم "وی" کو "ایف" بلاتے ہیں۔ عبد الرشید واگل نہیں بلکہ عبد الرشید فاگل۔

وہ جتنی دیر نائیجیریا میں رہے انہوں نے احمدیہ جماعت کے ساتھ بہت اچھا وقت گذارا اور اسی وجہ سے ان کے دل میں یہ خیال بھی پیدا ہوا کہ وہ اپنی زندگی وقف کر دیں۔ جب سوئٹزرلینڈ واپس جانے لگے تو پھر مجھ سے ملے اور انہوں نے کہا کہ میں سوئٹزرلینڈ جا کر اپنی ہونے والی بیوی سے مشورہ کروں گا۔ لیکن میرا عزم مصمم یہی ہے کہ میں اپنی زندگی وقف کر دوں۔ جب وہ سوئٹزرلینڈ چلے گئے تو انہوں نے اپنی ہونے والی

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

ذوقِ تحقیق و محنت

قرأت وکتاب اور علم وقلم کی وارث قوم نے جاہلیت کا لبادہ اتارتے ہی علمی ذوق وشوق اور تحقیق وتحصیل سے ایک دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا اور نہ صرف یہ کہ اس وقت کے معدودے چند مروج علوم میں کمال حاصل کیا بلکہ ان علوم میں نئے نئے پہلو دریافت کر کے ان میں بےحد و حساب وسعت دے دی۔ ابتدائی صدیوں میں طب وسائنس اور حساب وجغرافیہ جیسے مضامین میں اس حد تک کمال حاصل کیا کہ ان سب علوم میں ماہرانہ ہی نہیں قائدانہ صلاحیتیں حاصل کر لیں۔ ایک ایک علمی مشکل کو سلجھانے اور نئی بات کو معلوم کرنے کے لئے دشوار گذار رستوں سے جبکہ سفر کی سہولتیں بھی حاصل نہ تھیں۔ سینکڑوں میل کا سفر ہماری تاریخ کا قابل فخر سرمایہ ہے۔ علم کے ان دیوانوں نے نئے نئے علوم ایجاد کئے اور دنیا آج بھی ان کی مہارت کا لوہا مانتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے تصنیف و تحقیق کے میدان میں ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ باید وشاید۔ آپ نے حضرت مولانا حکیم نورالدین کو علمی خدمات بجالانے کی تلقین فرمائی اسی طرح آپ کے دوسرے رفقاء میں بھی متعدد ایسے صاحب علم حضرات پائے جاتے ہیں جو اپنے اپنے رنگ میں علمی دنیا میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے موجودہ زمانہ کے علوم کی روشنی میں دینی مسائل کو نہایت واضح اور آسان ومؤثر رنگ میں پیش فرمایا اور جماعت کی علمی ترقی کے لئے مختلف تجاویز وہدایات پیش فرمائیں جن میں بعض انعامی سکیمیں بھی شامل ہیں۔
علمی کاموں میں لگن اور تحقیق کی دو عام سی مثالیں درج ذیل ہیں۔

ذرائع آمد و رفت کے سلسلہ میں نئی نئی ایجادات اور موجودہ زمانہ کی حیرت انگیز ترقیات کے متعلق NATIONAL GEOGRAPHIC (ایک مشہور رسالہ) کے لئے لکھنے والے ایک مضمون نگار کہتے ہیں کہ اس مقصد کے لئے میں نے دنیا بھر کا سفر اختیار کیا اور اس شعبہ کے سائنسدانوں انجینئروں۔ ٹرانسپورٹروں اور شہری آبادی وسڑکوں کی منصوبہ بندی کرنے والوں سے ملاقاتیں کر کے معلومات حاصل کیں اور ان کی روشنی میں یہ مضمون تیار کیا۔

دنیا بھر میں پڑھے جانے والے مقبول رسالے ریڈرز ڈائجسٹ کے ایک ایڈیٹر ایک کتاب کی تیاری کا پس منظر بتاتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔

KGB روس کی بدنام زمانہ سراغرسانی کی تنظیم تھی مگر اس کے متعلق یکجائی طور پر مستند معلومات کہیں بھی حاصل نہیں ہو سکتی تھیں۔ لہٰذا اس مقصد کے لئے ایک سینئر صحافی کو مقرر کیا گیا جنہیں صحافت میں نمایاں کارکردگی کا اعزاز حاصل ہونے کے علاوہ روسی زبان میں مہارت بھی حاصل تھی اور وہ جرمنی میں ایک نیم فوجی سراغرسانی کے ادارے سے منسلک بھی رہ چکے تھے اور اس طرح ان کے پاس معلومات کا کافی ذخیرہ پہلے ہی موجود تھا۔

KGB کہنے کو تو سراغرسانی کا ایک ادارہ تھا مگر حقیقت میں یہ ادارہ دنیا بھر میں روسی مفاد کی نگرانی اور روسی مقاصد کے حصول کے ہر جائز و ناجائز ذریعہ سے سرگرم عمل رہتا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ جب ہم نے اس سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو ہمیں پتہ چلا کہ اس تنظیم کا دائرہ اثر وعمل اس سے کہیں زیادہ ہے جو عام طور پر سمجھا جاتا ہے مثلاً کیوبا کا بحران۔ ۱۹۶۷ء کی مشرق وسطیٰ کی جنگ۔ افریقہ۔ لاطینی امریکہ اور ایشیا کے متعدد ممالک میں بغاوت یا انقلاب۔ ڈیگال کو الگ کرنے اور مغربی جرمنی کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ میں اسی تنظیم کے کارکن پس منظر میں رہتے ہوئے سرگرم عمل تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اندرون ملک یہودیوں۔ دانشوروں مذہبی رہنماؤں اور طالب علم لیڈروں کی گرفتاری۔ قتل اور اغوا بھی اسی تنظیم کا کارنامہ تھا۔

اس تالیف کی بنیادی تیاری کے سلسلہ میں ہماری ایک ٹیم نے امریکہ اور دوسرے ممالک سے شائع ہونے والے ۱۴۱ اخبارات کے ہزاروں مضامین پڑھ کر ایسے ۵۰ آدمیوں کا انتخاب کیا جو مختلف وقتوں میں اس تنظیم کے ساتھ کسی نہ کسی حیثیت میں کام کرتے رہے تھے مگر اب مغربی دنیا میں آباد ہو چکے تھے۔ ہم نے مختلف تنظیموں۔ امریکہ کے محکمہ امیگریشن۔ وزارت داخلہ ڈائجسٹ کے بیرونی ممالک کے دفاتر اور بعض صورتوں میں FBI کے ذریعہ ان کے موجودہ پتے حاصل کئے۔ اس دوران ہم نے دنیا کے مختلف جاسوسی اداروں سے بھی رابطہ رکھا جن سے ہمیں نہایت مفید معلومات حاصل ہوئیں۔

۱۹۶۸ء سے ہم نے دنیا کے مشہور جاسوسی اداروں کے ۲۰۰ سے زائد افسروں سیاستدانوں پولیس افسروں اور KGB کے گزیدہ لوگوں سے ملاقات کی۔ مزید برآں ہم نے امریکہ اور متعدد غیر ممالک میں کئی کئی ہفتے ان لوگوں کے ساتھ گزارے جو اس معاملہ میں ٹھوس اور کارآمد معلومات رکھتے تھے۔ ان میں سے اکثر اس تنظیم کے خوف سے زیر زمین زندگی گذارنے پر مجبور تھے اور ان سے ملنا عام حالات میں قریباً ناممکن تھا۔ اسی مجبوری کی وجہ سے یہ ملاقاتیں عجیب حالات میں اور عجیب مقامات پر ہوتی رہیں۔ مثلاً ایک ملاقات سویڈن و ڈنمارک کے درمیان بحری جہاز میں۔ ایک ویانا کے جنگلات میں۔ ایک بحر اٹلانٹک کے ایک ویران ساحل پر اور ایک میکسیکو کے دشوار گذار الگ تھلگ پہاڑ پر۔

اس تنظیم کے ایک اہم رکن سے ۱۹۶۸ء کے موسم بہار میں ایک ہوٹل میں ملاقات ہوئی مگر وہ ڈر کے مارے کچھ بیان کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ پانچ ماہ کے بعد جب اس نے بڑے حوصلے اور جرأت سے کام لیتے ہوئے تمام راز فاش کرنے کا فیصلہ کر لیا تو اس سے ہمارے نامہ نگار نے دو ہفتے تک روزانہ دس دس گھنٹے سان ڈی ایگو میں انٹرویو کر کے تمام حقائق ریکارڈ کئے۔

یہ ایک عام کتاب کی تیاری یا پس منظر کی ایک جھلک ہے۔ اس سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ علمی کاموں میں ہماری کاوشوں۔ ذوق وشوق۔ لگن و محنت کا معیار اس سے کس قدر بہتر۔ زیادہ اور ارفع و اعلیٰ ہونا ضروری ہے۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــــ نون۔ سین

احتجاج

مبینہ طور پر جن لوگوں کو اذیتیں پہنچائی گئیں یا جن لوگوں کے بھائیوں اور رشتہ داروں کو ایم کیو ایم کے ٹارچر سیلوں میں قتل کیا گیا نے برطانوی ڈپٹی ہائی کمشنر کراچی کے دفاتر کے سامنے مظاہرہ کیا اور اس بات کا مطالبہ کیا کہ ایم۔ کیو۔ ایم کے چیف الطاف حسین کو لندن سے واپس پاکستان بھیجا جائے۔ ان مردوں اور عورتوں نے پلے کارڈ اور بینرز اٹھائے ہوئے تھے اور ویسے بھی بعض نعرے لگائے جا رہے تھے۔ جو ایم۔ کیو۔ ایم کے خلاف تھے۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ان کی تکالیف کے ذمہ دار ایم کیو ایم کے رہنما ہیں۔ اس دوران انہوں نے ڈپٹی ہائی کمشنر کو ایک عرضداشت بھی پیش کی جس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ الطاف حسین کو لندن سے پاکستان لایا جائے تاکہ عدالت میں ان پر کیس چلے اور وہ اپنے جرائم کی سزا بھگتیں۔ اس عرضداشت میں یہ بھی کہا گیا کہ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ انصاف کیا جائے اور آپ جیسے جمہوریت پسند ملک کو نہیں چاہیئے کہ وہ مجرموں کو پناہ دے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کوشش کریں پریس اور حکومت کو حالات بتائیں اور الطاف حسین کو واپس بھجوائیں۔ میمورنڈم میں ۲۹ افراد کے نام دئیے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ زیادہ تر پیپلز پارٹی کے کارکن ہیں جنہیں مبینہ طور پر اذیتیں دی گئیں اور جن کے رشتہ داروں کو ایم کیو ایم نے قتل کروایا۔ بعد ازاں مظاہرہ کرنیوالے لوگ منتشر ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ کسی غلط اقدام کو روکنے کے لئے خاصی تعداد میں پولیس کی نفری موجود تھی۔ اسی دوران ایک پولیس افسر کو جو سپیشل برانچ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مارا پیٹا گیا۔

صدام کا تختہ

عراق نے اس بات کی سختی سے تردید کی ہے کہ فوج نے صدر صدام کا تختہ الٹ دیا ہوگا۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ مضحکہ خیز خبر ہے۔ یہ خبر امریکہ اور برطانیہ کے ذرائع ابلاغ نے شائع کی اور اسے انتہائی مضحکہ خیز بنا دیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان دونوں کے پاس کیا ہے۔ عراقی سرکاری نیوز ایجنسی نے کہا کہ اگرچہ ایسی خبروں کی تردید ضروری نہیں ہے لیکن بعض اوقات اس بات کی ضرورت پیش آتی ہے کہ مخالف آوازوں کو جو کہ غلط بیانی کر رہی ہوں دبایا جائے۔ نیویارک ٹائمز نے کسی کا حوالہ دئیے بغیر امریکی سرکار

باقی صد ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد نواز باجوہ ـــــ یاد رفتگان

محترمہ نواب بی بی صاحبہ

میری والدہ ماجدہ محترمہ نواب بی بی صاحبہ کا سن پیدائش ۱۹۰۲ء اور تاریخ وفات مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۹۰ء ہے۔ والدہ صاحبہ کی پیدائش ایک زمیندار سفید پوش گھرانہ میں ہوئی۔ بچپن میں قرآن پاک اور کچھ اردو میں معمولی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۱۸ء میں شادی ہوئی۔ اور انہی ایام میں جماعت میں داخل ہوئی۔ آخری دم تک اس پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ محترمہ والدہ صاحبہ صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ غریب پرور۔ صفائی پسند اور خوش پوش تھیں۔ طبیعت میں سادگی تھی۔ دوسروں سے احسان کا سلوک کرنے میں ہمیشہ پیش پیش تھیں۔ لیکن کسی سے اعانت کی خواہش نہ تھی۔ اکثر فرمایا کرتی تھیں۔ کہ "اے اللہ مجھے کسی کا محتاج نہ کرنا اور چلتے پھرتے اپنی طرف بلالینا"۔ مصباح وغیرہ بڑے شوق سے پڑھتیں۔ اپنی عاقبت کی فکر تھی۔ اکثر مجھ سے پوچھا کرتیں۔ کہ میرا چندہ تو بقایا نہیں۔ جب میں "نہیں" میں جواب دیتا۔ تو بہت خوش ہوتیں اور دعائیں دیتیں۔ سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتیں غرباء اور ضرورت مندوں کی مالی اعانت فرماتیں۔ کپڑوں کی صورت میں بھی مدد کرتیں۔ رحم دل تھیں۔ آپ نظام وصیت میں شامل تھیں۔ حصہ جائیداد کی ادائیگی کے لئے فکرمند رہتیں۔ اپنی زندگی میں ہی حصہ جائیداد ادا کر دیا تھا اور قلب میں سکون تھا۔ کہ اس فرض کی ادائیگی میری زندگی میں ہو گئی ہے۔ کیونکہ ایک کثیر رقم کی ادائیگی تھی۔ بہوؤں سے بھی مثالی حسن سلوک تھا۔ گھر کا کام اپنے ہاتھ سے کرنے پر خوشی محسوس کرتیں

ان کی غریب پروری اور رحمدلی کا ایک واقعہ اباجی کی ملازمت کے دوران کا ہے۔ جب کہ ہم بہن بھائی ابھی چھوٹے ہی تھے۔ دوران ملازمت زیادہ عرصہ محترمہ والدہ صاحبہ ان کے ساتھ ہی رہیں باوجود گھر پر نوکرانی کے ہوتے ہوئے بھی کھانا پکانے کا کام خود کرتیں۔ ایک دفعہ ایک نوکرانی نے سردیوں کے موسم میں گھی چوری کیا۔ سردیوں میں گھی جم جاتا ہے اور گھی کا ایک بڑا گولا بنا کر نوکرانی نے چھپا لیا۔ کسی طریقہ سے اس کی چوری ظاہر ہوگئی اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ یہ کام کافی دنوں سے کر رہی تھی۔ محترمہ والدہ صاحبہ کو بجائے خفا ہونے کے اس کی غربت پر رحم آیا اور اباجی کو بجائے اس کی شکایت کرنے کے کہا کہ یہ غریب لوگ ہیں۔ اس کا خاوند بھی بوڑھا ہے۔ اس کی تنخواہ بڑھا دو۔ اسی ماہ اس کی تنخواہ بڑھا دی گئی۔ اور پھر اس نے چوری ترک کر دی اور محترمہ والدہ صاحبہ کی بہت مشکور ہوئی۔

بہوئیں بھی ان کی بڑی تابعدار اور خدمت گذار تھیں۔ آج بھی وہ اپنی ماؤں جیسا سلوک کرنے والی ساس کو یاد کرتی ہیں۔ اپنی بیٹیوں سے سلوک بھی مشفقانہ تھا۔ ملاقات کو کچھ عرصہ ہو جاتا تو پیغام بھجوا کر بلالیتیں۔ یا صحت اجازت دیتی تو خود تشریف لے جاتیں۔ محترمہ والدہ صاحبہ مہمان نوازی میں بھی ایک درجہ رکھتی تھیں۔ مہمان کی آمد پر خوش ہوتیں اباجی کی طبیعت کے مطابق کھانا پکا کر نوکر کے ہاتھ بھیج دیتیں۔ اباجی کی صحت۔ خوراک۔ لباس اور دیگر ضروریات کا خاص خیال رکھتیں۔ خاندانی ومعاشرتی معاملات میں اس قدر اچھی تھیں۔ کہ گاؤں کی عورتیں اور رشتہ دار ان کے فہم وفراست کی داد دیتے ہیں۔ ہم سب بہن بھائی ان کے اس حسن سلوک سے بے حد متاثر تھے۔

اپنے زمینداری سلسلہ کی وجہ سے مجھے کافی عرصہ سندھ میں رہنا پڑا جب بھی ہم کو وہاں ملنے کے لئے تشریف لے جاتیں تو غرباء مزدور جو ہمارے زمیندارہ کام کے لئے علاقہ تھر سے آئے ہوئے ہوتے تھے انکی عورتیں اکثر اپنی ضرورت کا اظہار والدہ صاحبہ سے جو ان میں "بڑی بی بی" کے نام سے مشہور تھیں کرتیں۔ ان کی ضرورت پوری ہو جاتی اور وہ خوش خوش واپس لوٹتیں۔ غرباء کی مدد کرنا ان کا خاص شیوہ تھا۔ زندگی کا آخری حصہ زیادہ وقت بڑے بھائی کے پاس ربوہ میں گزارہ اور سب بہن بھائیوں کے مقابلہ میں ان کو خدمت کا زیادہ موقع ملا۔ خدا تعالیٰ ان کو اجر عظیم دیوے۔ ہمارا آبائی گاؤں چک ج۔ب ۳۱۲ کتھو والی ضلع ٹوبہ ٹیک نے ۸ سال کی عمر میں ۱۹۰۴ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے سنگھ ہے۔ محترم اباجی چوہدری محمد حسین باجوہ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز ۱۹۵۳ء میں ریٹائر ہوئے۔ بقول اباجی بہمراہ اپنے چچا جان چوہدری باغ دین باجوہ صاحب کے قادیان میں ملاقات کی۔ ہم پانچ بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ اور حتی المقدور احمدیت کی خدمت کرنے والے ہیں۔ والدہ صاحبہ کے صبر واستقامت کا ایک مثالی واقعہ کچھ اس طرح ہے۔ محترم اباجی بسلسلہ ملازمت کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں بطور انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز تھے۔ کہ مجھ سے میرا چھوٹا بھائی عمر ۱۴/۱۳ سال بوجہ ٹائیفائیڈ بخار چند دن بیمار رہ کر ۲۶ جولائی ۱۹۳۸ء کو جو کہ آٹھویں کلاس کا طالب علم تھا ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر مالک حقیقی کے پاس چلا گیا۔ محترمہ والدہ صاحبہ اور اباجی نے پردیس میں اس صدمہ عظیم کے باوجود خود اس کو غسل دیا۔ اور اپنے خدا کی رضا پر راضی رہتے ہوئے صبر کا ایک اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اس وقت میرے سوا اور کوئی عزیز رشتہ دار پاس نہ تھا۔

والدہ صاحبہ کو ہم سب سے بہت پیار تھا اور بہت دعائیں کرتی تھیں اب ہماری تو یہ حالت ہے۔ والدہ صاحبہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ اے اللہ تو ہماری اس عظیم ماں کو اپنی بے پایاں رحمت کے نتیجہ میں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور احسن سلوک فرما اور ہم سب بہن بھائیوں اور عزیز واقارب کو ان کی جدائی کا بڑا صدمہ ہوا ہے۔ احباب جماعت سے محترمہ والدہ صاحبہ کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ومحترم برادرم نسیم سیفی صاحب۔ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور صحت والی زندگی دیوے دیار غیر میں پرچہ الفضل کے منتظر رہتے ہیں۔ اور جس محنت اور موقع کی مناسبت سے آپ اس کو ترتیب دے کر شائع کر رہے ہیں۔ وہ باعث تشکر ہے۔ اللہ تادیر آپ کو اس کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔

محترمہ والدہ صاحبہ کے حالات زندگی اور ان کی بلندی درجات کے لئے چند حروف لکھ کر اس امید پر بھیج رہا ہوں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس تحریر کو الفضل اخبار میں جگہ دے کر ممنون فرمادیں۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

ہیں کہ چونکہ سخت گرمی پڑ رہی ہے اس لئے علی الصبح کام شروع کر دیا جائے گا اور آٹھ یا ۹ بجے بند کر دیا جائے گا۔ پھر کچھ لوگ کوزے لے کر ادھر ادھر دوڑتے پھرتے ہیں کہ کسی کو پیاس لگی ہو تو وہ پانی پی لے۔ ایک ڈاکٹر پٹیاں اور ضروری سامان لے کر بیٹھا ہوتا ہے کہ اگر کسی کو کوئی چوٹ لگ جائے تو اس کی مرہم پٹی کر دی جائے۔ غرض جس قدر سہولت کے سامان تمہیں میسر آسکتے ہیں تم ان سے کام لیتے ہو لیکن جس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے سیلاب آجائے تو اس وقت خدام الاحمدیہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ دریائے راوی کو تھوڑی دیر کے لئے روک لیا جائے۔ ابھی ہمارے خدام بیدار نہیں ہوئے یا ۹ بجے کے بعد سیلاب آنا بند ہو جائے۔ کیونکہ اس کے بعد لڑکوں نے سکول جانا ہے۔ جس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی عذاب آتا ہے اس وقت وہ نہ دن دیکھتا ہے نہ رات اور لوگوں کا بھی فرض ہوتا ہے کہ قطع نظر اس سے کہ رات کو یا دن کو ایک دوسرے کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور درحقیقت خدام الاحمدیہ کا قیام اسی لئے کیا گیا تھا۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

افسروں کے متعلق کہا کہ ہو سکتا ہے کہ عراقی فوجیوں نے کوشش کی ہو کہ صدر صدام حسین کا تختہ الٹ دیا جائے۔ امریکی انتظامیہ کے ایک افسر اعلیٰ نے دی ٹائمز کو بتایا کہ جو خبریں صدر صدام کے اقتدار سے ہٹائے جانے کے متعلق پیش کی گئی ہیں وہ نہایت مختصر ہیں۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جن لوگوں نے تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی ان کو قبل از وقت ہی متنبہ کر دیا گیا اور شاید گرفتار بھی کر لئے گئے۔

---

(۱) "عنوان سالانہ مقابلہ مضمون نویسی خدام
"امارت کی اہمیت، عظمت اور برکات"
آخری تاریخ: ۱۶ راگست ۱۹۹۲ء
(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۹۶ میں غلام صاحب ولد چوہدری نواب دین صاحب۔ قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۸ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن کوٹلی محمد صدیق ضلع نارووال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۳-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) جدی زمین برقبہ ۳/۴ اگھماؤں مالیتی ۸۷۵۰۰/ روپے (۲) مکان نیم پختہ برقبہ ۵ مرلہ مالیتی ۱۰،۰۰۰/ روپے۔ (۳) کمرہ نیم پختہ پرانا مالیتی ۲۰۰۰/ روپے (۴) ایک راس بھینس مالیتی ۸۰۰۰/ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۴۳۹/ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ ۱۷۵۰/ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر ۱/۱۰ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ غلام نبی کوٹلی محمد صادق تحصیل و ضلع نارووال۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نصیر احمد ولد محمد صدیق کوٹلی محمد صدیق ضلع نارووال داماد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ظفر اللہ خان پسر موصی۔

مسل نمبر ۲۸۴۹۷ میں روبینہ بٹ بنت مولا بخش بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۳-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۲ ۱/۲ تولہ مالیتی ۱۰،۰۰۰/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ روبینہ بٹ بنت مولا بخش بٹ محلہ حویلی والا چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ امۃ القیوم وصیت نمبر ۲۲۹۵۴ گواہ شد نمبر ۲۔ مجیدہ بیگم وصیت نمبر ۲۳۴۶۹۔

والدین "اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جن پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطاء فرمائے"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

بقیہ: ص۱ سے آگے

نہ غروب ہوتا ہو تو ان کی والدہ نے

بڑے تحمل سے اور بڑی گہری فکر کے ساتھ جواب دیا کہ اگر خدا کا فضل شامل حال نہ ہو تو چھوٹے سے چھوٹے گھر کا انتظام بھی چلایا نہیں جا سکتا۔ چھوٹی سی چھوٹی ذمہ داری کو بھی ادا نہیں کیا جا سکتا اور اگر خدا کا فضل شامل حال ہو جائے تو بڑی سی بڑی سلطنت کا انتظام چلانا بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہر پہلو سے آسان ہو جاتا ہے۔ خود بخود چلنے لگتا ہے ..... پس اس بات کو یاد رکھیں کہ ..... وہ بندے جو خدا سے پیار کرتے ہیں اور خدا پر انحصار کرتے ہیں ان کے کام خدا خود آسان کر دیتا ہے اور ان کے کام از خود رواں ہو جاتے ہیں اس لئے سب سے بڑی نصیحت یہ ہے کہ کاموں کے بڑھنے کے نتیجے میں آپ خدا سے تعلق بڑھائیں اور اس پر انحصار کریں۔ پس سب سے اہم نکتہ یہی ہے کہ ..... انتظام خواہ کتنے ہی بڑے اور وسیع تر ہوتے چلے جائیں خدا کے فضل سے چلیں گے اور جو لوگ خدا سے تعلق رکھتے ہیں ان کے کام آسان ہو جایا کرتے ہیں .... اس لئے اپنا تعلق بڑھائیں اور پھر دعاؤں میں زور دیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۹۰ء)

بقیہ: ص۳ سے آگے

بیوی سے اس بات کا ذکر کیا اور اس نے وقف زندگی کو نہ سمجھتے ہوئے اس بات سے انکار کر دیا کہ وہ ایک واقف زندگی کے ساتھ زندگی گذارے گی۔ چنانچہ انہوں نے جماعت کا کام تو جاری رکھا لیکن اس عورت سے شادی کرنے کی بجائے ایک اور جگہ شادی کر لی۔

ان کے بڑے اچھے خطوط ملتے رہے لیکن ایک لمبے عرصے سے اب ان کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی کہ وہ کہاں ہیں کیونکہ یہ دو دیگر ممالک میں جا کر کام کرنا زیادہ پسند کرتے تھے۔ سوئٹزرلینڈ جاتے وقت بھی انہوں نے ایک دو ملکوں کا نام لیا تھا کہ ان کا خیال ہے کہ واپس جا کر نائیجیریا آنے کی بجائے ان ملکوں میں جا کر کام کریں گے۔ یہ تصویر جس میں صدر صاحب اور عبدالرشید فاگل ہیں ان کی ہمیشہ یاد دلاتی رہے گی۔ وہ جہاں کہیں بھی ہیں اللہ تعالیٰ انکا حامی و ناصر ہو اور ان کی اولاد در اولاد کو بھی احمدیت کے ساتھ وابستہ رکھے۔ اور ان میں وہی جذبہ پیدا کرے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ جو عبدالرشید فاگل میں میں نے دیکھا تھا۔

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUIN TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ میں کل بروز منگل مغرب سے قبل موسم ابر آلود ہو گیا۔ اور بارش بھی ہوئی جس سے رات کے وقت موسم خوشگوار رہا۔ آج (بدھ) کو آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور ہلکی سی بارش بھی ہوئی ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان بدھ کی دوپہر دو روزہ دورے پر کراچی پہنچ رہے ہیں۔ کراچی میں قیام کے دوران سندھ کلین اپ آپریشن کی رفتار کا جائزہ لیں گے۔

○ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق مزید اختیارات ملنے کے بعد فوج اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ڈاکوؤں اور جرائم پیشہ افراد کے گھروں پر چھاپوں کا سلسلہ جاری ہے۔ تاہم بیشتر جرائم پیشہ افراد گرفتاری کے خوف سے پنجاب اور بلوچستان فرار ہو گئے ہیں۔ سندھ حکومت نے ان افراد کی فہرستیں اور تصاویر پنجاب اور بلوچستان کی حکومتوں کو بھیج دی ہیں۔ بھاگنے والوں میں ایم کیو ایم، جئے سندھ اور پی ڈی اے کے کارکن بھی شامل ہیں۔

○ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں نے کراچی سمیت اندرون سندھ میں چھاپے مار کر ایک سو سے زائد افراد گرفتار کر لئے ہیں۔ گرفتار ہونے والوں میں سندھ کی موجودہ صوبائی کابینہ کے دو وزراء سلیم جان مزاری، قبول محمد شاہ اور وزیر اعلیٰ کے دو مشیروں سمیت تقریباً ۵ اراکین صوبائی اسمبلی شامل ہیں۔

○ پشاور میں امن و امان بحال ہو گیا ہے اور فوجی دستے مکمل طور پر واپس چلے گئے ہیں۔

○ گذشتہ روز ساہیوال، ملتان روڈ پر ایک کار اور ٹرالی کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں ایک ہی خاندان کے ۳ افراد ہلاک اور ایک نوجوان لڑکی شدید زخمی ہو گئی۔

○ متوقع سیلاب کے پیش نظر ضلع جھنگ کو ۲۲ سیکٹروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ جہاں ریونیو افسران اور دیگر متعلقہ عملہ ہمہ وقت سرگرم عمل ہے۔

○ مسلح ڈاکوؤں نے ریلوے سٹیشن گوجرہ کے نزدیک یونائیٹڈ بس سروس کی ایک بس لوٹ لی۔ ڈرائیور، کنڈیکٹر اور مسافروں سے پیسے نقدی اور گھڑیاں وغیرہ چھین لی ہیں۔

○ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے اہلکاروں نے مبینہ رشوت خور کلرک کی گرفتاری پر مشتعل ہو کر چھاپہ مار ٹیم کے مجسٹریٹ اور انسپکٹر کو یرغمال بنا لیا اور پولیس اہلکاروں پر تشدد کرنے کے بعد اپنے ساتھی کو چھڑا لیا۔

○ نواب شاہ منو آباد میں واپڈا ریونیو آفس کے قریب ایک کوارٹر میں بجلی کا کرنٹ لگنے سے ایک ہی خاندان کے ۶ افراد جاں بحق ہو گئے۔

○ لکسمبرگ کی ایک عدالت نے ان ہزاروں افراد کو تاوان ادا کرنے کی سکیم پر عمل روک دیا ہے جو تقریباً ایک سال پہلے بی سی سی کے دیوالیہ ہونے کے وقت بینک میں جمع اپنے سرمائے سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ عدالت نے کہا ہے کہ کھاتہ دار اور مالکان اس معاملے پر دوبارہ صدر سے مشورے کریں گے۔ معاملے کی سماعت اب اکتوبر میں ہو گی۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمارے ارکان سندھ اسمبلی پارٹی کے عہدیداران اور کارکنوں کو ہراساں کرنے کے واقعات میں گذشتہ ایک ہفتے سے اضافہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے باوجود پیپلز پارٹی اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔

○ دریائے سندھ میں اٹک اور دریائے کابل میں وارسک کے مقام پر درمیانے درجے کا سیلاب ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ ملک میں مارشل لاء کا نفاذ کسی صورت میں بھی قومی مفاد میں نہیں ہو گا۔ اور مارشل لاء کے نفاذ کی بھرپور مخالفت کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ فوج اس طرح نہ الجھے کہ "کمبل" چھوڑنا مشکل ہو جائے۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل شیخ رفیق احمد نے کہا ہے کہ فوج کو ایم کیو ایم کی حلیف جماعتوں کا بھی محاسبہ کرنا چاہیئے

○ بھارتی وزیر اعظم نرسیما راؤ نے بھارتی مسلم لیگ کے ایک دو رکنی وفد کو یقین دہانی کرائی کہ بابری مسجد کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔

مہنگائی کا توڑ۔ دالوں کا جمعہ بازار

ہر جمعۃ المبارک صبح ۸ بجے سے شام ۴ بجے تک دالیں بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
میسرز طارق ٹریڈرز۔ غلہ منڈی فیصل آباد
میاں نسیم احمد طاہر گولڈسمتھ
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ کے سامنے

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

مقبول پیپر مارٹ

۲۲، ذوالقرنین چیمبرز گنپت روڈ
لاہور
دفتر فون نمبرز ۲۳۲۳۸۰-۲۳۳۶۹۰
فون گھر ۲۳۳۶۳۰ ، ۸۵۸۹۱۱ / ۸۵۸۴۴۱
پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف ستکوہی ۱۰۹/C، ماڈل ٹاؤن لاہور

جرمن ہومیو پیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کور سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون: ۶۰۶، ۷۷۱

حنیف
ہومیو پیتھک کلینک

۸۴ بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور کے یکم فروری ۱۹۹۲ء سے اوقات کار درج ذیل ہوں گے۔

ہر روز صبح ½ ۹ بجے سے ½ ۱۲ بجے تک
ہر شام ۵ بجے سے ½ ۷ بجے تک
صرف ہر جمعہ کے دن دواخانہ بند رہا کرے گا۔
خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ

جدید دواخانہ خدمت خلق کی شہرہ آفاق ادویات

"مرض اٹھراء کا شافی علاج" **ہمدرد نسواں** (حبوب اٹھراء)

مرض اٹھراء کا بے نظیر علاج۔ اسقاط حمل۔ سوکھا پن۔ مردہ بچے پیدا ہونا۔ لاغری اور بچوں کے کم سنی میں فوت ہو جانے کا مجرب علاج۔ قیمت فی ڈبی ۔/۱۲ روپے

دوائی فضل الٰہی (برائے اولادِ نرینہ) جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ بارہا تجربہ میں آچکی ہے۔ قیمت ۔/۱۳۰ روپے

طاقت کی مشہور عالم دوا از دجام عشق اعضائے رئیسہ کو بے حد طاقتور بناتی ہے مستورات جو کہ مزمن اور اعصابی امراض میں مبتلا ہوں وہ بھی یہ حبوب استعمال کر کے صحت یاب ہو سکتی ہیں۔ قیمت ۔/۲۰ روپے اور ۔/۸۰ روپے

دوائے خانہ آبادی (بانجھ پن) فوائد مقوی دل، مقوی باہ اور معین حمل ہے۔ قیمت ۔/۷۰ روپے

اکسیر لیکوریا کیپ ہر قسم کے لیکوریا، سیلان الرحم کے لئے نہایت مجرب دوا۔ قیمت ۳۰ کیپسول ۔/۲۰ روپے۔

جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ۔ فون: ۶۵۹